10

الٰہی سلسلے اور ان کے دشمن
مخالفوں کی زبان سے مسیح موعودؑ کی صداقت

(فرمودہ ۲۵ / مارچ ۱۹۲۱ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

بہت سی باتیں دنیا میں ہیں جن کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔ جو بڑی سے بڑی بات ہے وہ درحقیقت چھوٹی ابتداء رکھتی ہے۔ اشیاء کی حقیقت کو دیکھیں تو ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑے درخت جو جنگل میں نظر آتے ہیں ان کے بیج چھوٹے ہوتے ہیں۔ بلکہ بیج جو ہمیں نظر آتا ہے اس سے بھی ایک باریک ذرہ ہوتا ہے۔ جو بیج کا کام دیتا ہے۔ اور جس سے درخت پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کوئی درخت ہو پیپل کا خواہ بڑ کا۔ آم کا ہو خواہ جامن کا۔ اس میں ایک ذرہ ہوتا ہے۔ جس سے اتنے بڑے درخت کی پیدائش ہوتی ہے۔

اسی طرح انسان کی پیدائش بھی ایسی ہی ہے۔ اگر درخت کی گٹھلی کو دیکھیں تو وہ بھی سارا بیج ہونے کے باوجود کچھ بڑی چیز نہیں ہوتی۔ غرض جتنے بڑے کام ہیں۔ تمام کی ابتدا نہایت ادنیٰ حالت سے ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت ہوتی ہے کہ انسان کی ننگی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی خوردبین سے نظر آتی ہے۔ بظاہر دیکھنے والا اور حقیقت سے نا آشنا آم اور بڑ کے درخت کو دیکھ کر ان کے بیج کو دیکھے تو یہی کہے گا۔ کہ اس خفیف بیج سے اتنا بڑا درخت کیسے پیدا ہو گیا۔ اور وہ کیڑا جس کو ڈاکٹر منی کے قطرے میں حرکت کرتا ہوا دیکھتا ہے ناواقف کب باور کر سکتا ہے کہ اس سے انسان پیدا ہو گیا وہ داناؤں پر ہنسے گا اور ان کو پاگل بتائے گا۔ حالانکہ وہ خود جاہل ہو گا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ بڑی چیز کی ابتداء باریک شے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ پاگل اپنے پاگل پن کے باوجود دوسرے پر ہنسی کرے گا اور یہ شخص قابل رحم ہوتا ہے۔ اس کے دماغ کی کل بگڑ گئی۔ وہ اپنی جائداد کو چھوڑتا اور مٹی کے چند ڈھیلوں پر خوش ہوتا ہے اس کو اچھی چیز بری نظر آتی ہے۔ اسی طرح ناواقف شخص قابل رحم ہے۔ جو انکار کرے کہ چھوٹے بیج سے درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ

حقیقت ہے کہ درخت چھوٹے بیج ہی سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

یہی حال آسمانی سلسلوں کا ہوتا ہے۔ یہ سلسلے بھی چھوٹے بیج سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ بیج اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کو ننگی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ جس طرح درختوں کے بیج کا بڑھنے والا ذرہ خوردبین سے نظر آتا ہے۔ الٰہی سلسلوں کا بیج بھی خاص نگاہ ہی سے نظر آتا ہے جس طرح ایک دانا آدمی ایک بیج کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے کہ اس میں وہ قوت ہے۔ جس سے ایک بڑ کا درخت پیدا ہوگا اور بڑھ کر پھیل جائے گا اور ہزاروں پرند اس میں بسیرا کریں گے اسی طرح وہ لوگ جن کو بصیرت ملی ہوتی ہے الٰہی سلسلوں کے بانیوں کی بیج ہی کی حالت دیکھ کر مان لیتے ہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص نے بطور تمسخر حضرت ابوبکر کے پاس ذکر کیا۔ تو آپ نے محض یہ خبر سن کر ہی آنحضرت کے دعویٰ کی تصدیق کی اور ایک لحظہ کے لئے بھی شک نہیں کیا۔ جس طرح ڈاکٹر بیج کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی خوردبین رکھنے والے دیکھ لیتے ہیں کہ یہ سلسلہ قائم ہونے والا ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ نے اس وقت تصدیق کی جبکہ بیج نے سر بھی نہیں نکالا تھا۔ نہ سبزی نکلی تھی۔ نہ شگوفہ محض ابھی گویا بیج تھا۔ جس وقت لوگوں نے ہنسی کی۔ اس وقت ابوبکر نے پہچان لیا۔ یہی حال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوا تو آپ خود لرزاں تھے کہ کہیں خدا کی طرف سے ابتلاء نہ ہو۔ اس وقت خدیجہ صدیقہ نے کہا کہ آپ ایک فیض رساں وجود ہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ا۔ اور یہی حال حضرت علی کا ہوا۔ انہوں نے بھی ابتدا ہی میں آپ کی تصدیق کی اگرچہ لوگوں نے ہنسی اڑائی۔ کہ ایک دوست اور بیوی اور بھائی کی تصدیق سے گویا یہ بڑے ہو گئے۔ مگر جو کچھ ان تینوں کو پہلے نظر آیا تھا وہ تھوڑے عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ لوگوں کو نظر آنے لگا۔ مگر پہلے وہ ہنسی میں اڑاتے تھے۔ لوگوں نے بعد میں کہا۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ہوشیار آدمی تھے۔ اس لئے دنیا ان کے ساتھ ہو گئی۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ تمہارے باپ دادا جو آپ کے مخالف تھے وہ تو ابتدا میں اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ وہ تو ہنستے تھے۔ اگر انسانی کوشش اور انسانی چالاکی سے یہ کام ہو جانے والے تھے۔ تو تمہارے باپ دادوں نے کیوں نہ اس کو مان لیا۔ وہ تو پاگل ہی بتاتے تھے۔

غرض جتنے سلسلہ بھی ہوتے ہیں ان کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو تاریخ سے ثابت اور واضح طور پر ملتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا تو یہود نے آپ پر ہنسی اڑائی۔ موسیٰ علیہ السلام کے واقعات خود قرن کریم میں ملتے ہیں۔ آپ پر فرعون ہنسی اڑاتا تھا اور کہتا تھا۔ کہ اس کو کیا ہو گیا۔ یہ ہماری روٹیوں پر پلا۔ اس کی قوم ہماری غلام۔ ہم

ان کے مردوں کو مارتے اور ان کی عورتوں کو بے حرمت کرتے ہیں۔ کیا ایسی ذلیل قوم کا ایسا فرد ہم پر عزت پالے گا۔ مگر موسیٰ علیہ السلام کے چند مخلصین تھے۔ جو اس مخالفت کے زمانہ میں آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ سے وابستہ تھے۔ وہ فرعون کی دھمکیوں کی حقیقت کو جانتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ یہ اس کی گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ اور وہ اس کی فوجوں کو مٹی کے پتلوں سے زیادہ نہیں بلکہ کم سمجھتے تھے۔ یہ کیا بات تھی؟ یہی کہ انہوں نے موسیٰ میں وہ بات دیکھ لی تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ موسیٰ میں وہ بات ہے۔ اور یہ وہ بیج رکھتا ہے جس میں بڑھنے کی قوت ہے اور وہ اتنا بڑھے گا کہ جس کی حد نہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کہ لوگ ہمیں اس کے نیچے بیٹھنے نہ دیں ہم قریب ہو جائیں۔

ہمارے زمانہ میں بھی بیج ظاہر ہوا۔ اس کی مخالفت ہوئی۔ دوربین نگاہ رکھنے والوں نے اس کو پہچان لیا۔ اور وہ جن کو چشم بصیرت نہیں ملی تھی۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور ماننے والوں کو دکھ دینے لگے۔ حتیٰ کہ ان کے رشتہ دار تک ان کی جان کے دشمن ہوئے۔ اور مولویوں، ملاؤں، پیرزادوں، گدی نشینوں نے اس کے مقابلہ میں اپنی پوری قوت صرف کرنی شروع کی۔ لیکن وہ بیج بڑھنے لگا اور اپنی کونپلیں نکالنے لگا۔ مگر ان کی مخالفت بیکار ثابت ہوئی۔ اور اس سلسلہ نے ترقی شروع کر دی۔ اب جو مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس بزدل کی سی ہے جو فوج میں شامل ہوا۔ وہاں جو لگا تیر اور خون بہنے لگا۔ تو بھاگتا بھی جائے اور خون کو دیکھتا جائے اور یہ بھی کہتا جائے کہ خدایا خواب ہو۔ اسی طرح تمام مخالفتوں کے باوجود خدا کا قائم کردہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ اور یہ دیکھ بھی رہے ہیں مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ خدایا جھوٹ ہی ہو۔ اب یہ کیسے خواب ہو سکتا ہے اگرچہ ان میں سے اب یہ کہنے والے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ہوشیار آدمی تھے۔ اس لئے ان کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ان کے باپ دادے پہلے مخالف تو اس بات کے منکر تھے۔ اور آپ پر اور آپ کے سلسلہ پر ہنستے تھے۔ اور مخالفین کے بڑے مولوی محمد حسین نے تو کہہ بھی دیا تھا۔ کہ میں نے مرزا صاحب کو بڑھایا ہے اور میں ہی ان کو خاک میں ملادوں گا۔ مگر دیکھ لو کون مٹ گیا۔ اور کس کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور کس کا سلسلہ دمبدم ترقی کر رہا ہے۔

ان لوگوں کا جلسہ ہوا۔ اس میں ایک مولوی نے بیان کیا کہ مرزا صاحب اور ہماری مثال تو چور اور کتے کی ہے۔ مرزا صاحب چور کی طرح آئے۔ اور ہم مولوی جو محافظ شریعت تھے۔ کتے کی طرح ان کے پیچھے پڑے۔ اس نے ہمیں ٹکڑے ڈال ڈال کر غافل کیا۔ اور خود مال اٹھانے کے درپے ہو گیا۔

اس نے جو مثال بیان کی اس کے کئی حصے سچے ہیں اور کئی جھوٹے۔ اس نے حضرت مسیح موعود

کو چور کی طرح آنے والا قرار دیا۔ ہم کہتے ہیں یہ سچ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ مسیح کی آمد چور کی طرح ہوگی۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کو چور کہہ کر مان لیا۔ کہ آپ مسیحؑ موعود ہیں اور اس نے مولویوں کو کتا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بھی بدتر۔ کیونکہ اس نے روٹی جو غذا ہے وہ ڈالی اور انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اور مسیحؑ کے پاس آسمانی غذا تھی۔ انہوں نے روٹی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ آسمانی غذا سے انکار کیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ مسیح ناصری نے کہا تھا کہ بچوں سے روٹی لیکر کتوں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ یہ مسیحؑ نے اس لئے کہا تھا کہ اس کے پاس روٹی تھوڑی تھی۔ مگر یہ مسیح محمدیؑ چونکہ بہت غذا رکھتا ہے۔ اور اسی لئے اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ خزانے لٹائے گا۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب نے جو مسیح موعود تھے کتوں کے آگے بھی وہ غذائیں ڈالیں۔ مگر کتوں نے چھوڑ دیا اور اگر یہ اس کو کھاتے تو مرجاتے۔ کیونکہ ان کو روحانیت سے لگاؤ نہ تھا۔ باقی رہا یہ کہ اس نے کہا کہ وہ بہت بھونکتے رہے اور بھونکتے ہیں۔ سو ان کا بھونکنا بے اثر ہو گیا۔ کیونکہ وہ بھونکتے ہی رہے اور وہ چار لاکھ انسانوں کو ان سے چھین کر اپنی طرف لے آیا۔ ان کا بھونکنا تب موثر کہا جا سکتا تھا جب وہ اکیلا رہتا۔

پس اس نے اگرچہ مسیح موعود کو چور کہہ کر آپ کی ہتک کرنا چاہی۔ لیکن اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو مسیح ناصری نے کی تھی۔ اور اس نے اپنے اور اپنے ساتھی دیگر مولویوں کے لئے کتے کا خطاب تجویز کیا۔ اور اپنے آپ کو بھونکنے والا بتایا۔ سو یہ بھی سچ ہے۔ کہ ان کا سوائے بھونکنے کے اور کوئی کام نہیں۔ اور اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ سوائے اس کے جو بھلا مانس آئے۔ اس کو بھونک پڑے۔ مسیح موعود نے خزانے معارف و حقائق کے لٹائے۔ مگر کتے جو نجاست خور تھے انہوں نے وہ غذا نہ کھائی بلکہ بھاگ گئے۔ ان کا کام ہڈیاں چبانا ہے۔ یہ کہتے ہیں دو احمدیوں نے بیعت فسخ کی۔ اول تو یہ جھوٹ ہے۔ دوسرے اگر درست بھی ہو تو کیا ہوا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے پرے پھینک دیا۔ بات تو تب ہوتی جو کسی ایسے شخص کے متعلق یہ ہو کہ متقی پرہیزگار نماز و روزہ کا پابند ہو۔ پھر ان کی کامیابی کہی جا سکتی ہے۔

بات دراصل وہی ہے کہ بیج کو دیکھنے والے چند ہوتے ہیں۔ اور جوں جوں بڑھتا جاتا ہے۔ لوگ پہچانتے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب ہمارا سلسلہ بیج کی مانند تھا۔ چند آدمیوں نے مانا۔ اور جوں جوں بڑھتا گیا۔ لوگ اپنی استعداد کے مطابق قبول کرتے گئے اور قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اور قبول کریں گے۔ اور جب پورے درخت کی شکل اختیار کرے گا۔ اس وقت جو انکار کرے گا وہ اندھا ہوگا۔ اور کون ہو سکتا ہے۔

وہ بہت خوش ہیں کہ ہماری مسجد اقصیٰ کے پرلی طرف سے نعرے مارتے ہوئے گذر گئے۔ اور یہ

انہوں نے بڑی فتح حاصل کی۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ تو خود مانتے ہیں۔ کہ کعبہ پر گولے برسائے گئے۔ پس نعروں سے کیا ہوا۔ اگر کعبہ پر گولوں کا برسنا اس کی عظمت پر حرف نہیں لاتا۔ تو اگر وہ مسجد اقصیٰ کے پاس سے نعرے مارتے ہوئے گذر گئے۔ تو کیا ہو گیا۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ یہ بیج بڑھا او بڑے درخت کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور آس پاس کے درختوں کو خشک کر رہا ہے پھر کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اس درخت کی خدا حفاظت کر رہا ہے۔ اگر کوئی اب بھی انکار کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

اس وقت میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ہر حالت میں اصلاح کریں۔ اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ نہ دیں۔ اور مخالفین کے خاموش کرانے کے لئے صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ تم ہمارے سلسلہ کو ناپاک اور جھوٹا اور کیا کچھ نہیں کہتے۔ لیکن یہ جو کچھ بھی ہے تیس سال سے ہندوستان اور یورپ میں امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ اور تم جو پاک لئے بیٹھے ہو۔ وہ دن بدن تنزل میں ہے۔ اور تم لوگ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے قبل پادریوں سے چھپتے پھرتے تھے۔ اور تم میں سے لاکھوں انسان عیسائی ہو گئے تھے۔ پس تمہارا سچا اسلام تنزل پاتا رہا اور پاتا ہے۔ اور ہمارا "گندہ" اسلام دن بدن دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اس سے کیا صاف طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں اس کے آگے گردنیں جھکی ہیں اور وہ اسلام جو تم پیش کرتے ہو۔ اس سے نفرت کی جاتی ہے۔

مگر میں اپنے دوستوں کو نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں تاکہ ہماری ترقی سرعت سے ہو۔ اور دشمن جو آج ہم پر ہنستا ہے۔ اس وقت ہم اس پر ہنسیں گے تو نہیں۔ البتہ ان کو معلوم کرا دیں گے کہ وہ جس پودے کو کچلنا چاہتے تھے۔ وہ بڑھ گیا اور باقی سب درخت خشک ہو گئے اور انکی سب عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ یہ بڑی بات نہیں۔ اگر تم اپنی اصلاح کرلو تو قلیل عرصہ میں تم دنیا میں پھیل جاؤ گے اور دشمن جو تم پر حملہ کرنے آتا ہے۔ اس کو اپنے بچاؤ کی فکر ہو گی۔ اور یہ مردے کی طرح ہوں گے اور انکو موقعہ نہ ہو گا کہ تم پر ہنسیں۔

(الفضل 11/14 اپریل ۱۹۲۱ء)

✿ ✿ ✿

۱۔ بخاری کتاب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ متی 24/43 ۳۔ متی 15/26